OPEN ACCESS
Al-Tansheet
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2959-4367
ISSN (online): 2959-1473
www.altansheet.com

Al-Tansheet
Vol.:3, Issue: 1, Jan -June 2024 PP: 86-94

الیکٹرانک عقود میں ایجاب وقبول کے شرعی تقاضے: ایمازون کا تجزیاتی مطالعہ

Shariah Requirements of Offer and Acceptance in Electronic Contracts: An Analytical Study of Amazon

Published: 25-06-2024
Accepted: 12-06-2024
Received: 05-05-2024

Muhammad Saeed Awan
PhD Scholar, Department of Islamic & Religious Studies,
Hazara University, Mansehra
Email: saeedmalik313@gmail.com

Dr. Muhammad Ibrahim
Supervisor/Assistant Professor, Department of Islamic &
Religious Studies, Hazara University, Mansehra
Email: mibrahim.pak@gmail.com

Abstract

In the modern era, technological advancements have revolutionized traditional commerce, making electronic contracts a significant medium for trade. Platforms like Amazon have become pivotal in facilitating global transactions through seamless and efficient processes. This article examines the Islamic legal requirements of offer (ijab) and acceptance (qabul) in electronic contracts, with a particular focus on Amazon's contractual framework. The study delves into the jurisprudential interpretations of ijab and qabul considering classical and contemporary Islamic scholarship, addressing key issues such as the presence of the subject matter (ma'qood 'alayh) and the applicability of shariah principles to electronic transactions. The findings indicate that electronic contracts, like those on Amazon, align with the Islamic concept of trade provided specific conditions are met, such as transparency in product descriptions, the buyer's right to inspect (khiyar al-ru'yah). The article categorizes Amazon contracts under the Islamic classifications of bay'al-gha'ib (sale of unseen goods), bay' al-barnamaj (document-based sales), and bay' al-namudhaj (model-based sales). These contracts are deemed valid under shariah, with slight variations in interpretation among different schools of thought. The study highlights the necessity of harmonizing contemporary commerce with Islamic principles, offering recommendations for the development of a standardized framework for e-commerce in line with shariah guidelines.

Keywords: *Electronic Contracts, Amazon, Ijab, Qabul, Bay'al-gha'ib, Bay'Bay' al-namudhaj, Khiyar al-ru'yah, Islamic Jurisprudence.*

CC BY

تمہید

جدید ٹیکنالوجی کے اس دور میں تجارت کے روایتی طریقے تیزی سے بدل رہے ہیں۔ الیکٹرانک عقود نے خرید وفروخت کے عمل کو نہایت سہل اور عالمی بنادیا ہے جس کے تحت ایمازون جیسے آن لائن پلیٹ فارمز اربوں صارفین کے لیے تجارت کا اہم ذریعہ بن چکے ہیں۔ تاہم اسلامی شریعت میں تجارت اور معاہدات کے لیے جو اصول و ضوابط متعین ہیں ان کا اطلاق الیکٹرانک عقود میں کئی سوالات کو جنم دیتا ہے۔ ان سوالات میں ایجاب و قبول کی فقہی حیثیت، معقود علیہ کی موجودگی وغیرہ کے مسائل شامل ہیں۔

یہ آرٹیکل ایمازون میں عقد اور ایجاب و قبول کے شرعی تقاضوں کا جائزہ لیتا ہے۔ اس تحقیق کا مقصد یہ ہے کہ اسلامی اصولوں کی روشنی میں الیکٹرانک عقود کی تطبیق کے چیلنجز کو سمجھا جائے اور ان کا ممکنہ حل تجویز کیا جائے تاکہ جدید تجارت اور شریعت کے درمیان ہم آہنگی پیدا کی جاسکے۔

الیکٹرانک معاہدات کی ضرورت اور بڑھتا ہوا رجحان

آن لائن تجارت کا فروغ انٹرنیٹ اور ٹیکنالوجی کے انقلاب کا نتیجہ ہے۔ ایمازون جیسے پلیٹ فارمز نے تجارت کو نہایت آسان، تیز اور وسیع کر دیا ہے۔ آن لائن خرید وفروخت نے روایتی بازاروں کو ڈیجیٹل پلیٹ فارمز میں تبدیل کر دیا ہے۔ یہ ماڈل نہ صرف سہولت فراہم کرتا ہے بلکہ عالمی سطح پر کاروباری مواقع کو بھی وسعت دیتا ہے۔

الیکٹرانک معاہدات کی اہمیت

الیکٹرانک معاہدات میں ایجاب و قبول کا عمل بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ عمل آن لائن پلیٹ فارمز پر خریدار اور فروخت کنندہ کے درمیان تجارت کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ ایمازون جیسے پلیٹ فارمز نے معاہدات کو خودکار نظام کے ذریعے منظّم کر دیا ہے جہاں خریدار کا آرڈر دینا ایجاب اور فروخت کنندہ کی تصدیق قبول کہلاتی ہے

عقد کا لغوی معنیٰ:

عقد کا لفظ لغت میں متعدد معانی پر دلالت کرتا ہے اور ان سب کا مفہوم جوڑنا، باندھنا ہے جس کا متضاد کھول دینا ہے۔ چنانچہ جواہر القاموس میں ہے؛

عَقَدَ الحَبْلَ والبَيْعَ والعَهْدَ يَعْقِدُهُ عَقْداً فانعَقَدَ:اى شَدَّهُ وَالَّذِي صَرَّحَ بِهِ أَئِمَّةُ الاشتِقَاقِ: أَنَّ أَصلَ العَقْدِ نَقِيض الحَلّ[1]

عقد کی اصطلاحی تعریف:

فقہاء کرام نے متفرق مقامات پر مختلف تعبیرات سے عقد کے اجزاء کو بیان کیا ہے اُن تعبیرات سے عقد کی درج ذیل تعریف اخذ ہوتی ہے؛

الْعَقْدُ الْتِزَامُ الْمُتَعَاقِدَيْنِ وَتَعَهُّدُهُمَا أَمْرًا وَهُوَ عِبَارَةٌ عَنْ ارْتِبَاطِ الْإِيجَابِ بِالْقَبُولِ.[2]

عقد کے اساسی ارکان:

عقد کے تین بنیادی ارکان ہیں۔ ایجاب، قبول اور معقود علیہ۔

ایجاب کا لغوی واصطلاحی معنی:

ایجاب کا لغوی معنی:

ایجاب کا لغوی معنی کسی کام کو واجب کرنا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ

وَجَبَ البيعُ يَجِبُ وُجُوبًا أي لَزِمَ وأَلْزَمَه؛

یعنی جب بیع واجب ہو جائے یا لازم ہو جائے اور اسی طرح کہا جاتا ہے کہ

اسْتَوْجَبَ الشيءَ اسْتَحَقَّه

یعنی اسے مستحق ٹھہرایا۔[3]

قبول کا لغوی معنی:

لغت میں قبول کا معنی کسی چیز کو لینا یا اس پر رضامندی ظاہر کرنا ہے چنانچہ کہا جاتا ہے

قبل الشَّيْء قبولا أَخذه عَن طيب خاطر[4]

ایجاب وقبول کا اصطلاحی معنی:

ائمہ ثلاثہؒ کا موقف ہے کہ اس شخص کا قول ایجاب کہلائے گا جو مبیع کا مالک ہو اور وہ قول مالک کی رضامندی کا اظہار کرتا ہو۔ چاہے وہ قول مقدم ہو یا مؤخر جبکہ احناف کا موقف یہ ہے کہ ایجاب وہ قول ہوتا ہے کہ جو کسی بھی ایک فریق کی طرف سے پہلے صادر ہو۔ احناف کے ہاں ایجاب وقبول کا تعین ان کے صدور کے وقت سے ہوتا ہے چاہے یہ کسی بھی فریق کی جانب سے ہو لہٰذا جو پہلے صادر ہو وہ ایجاب ہے اور بعد میں صادر ہو وہ قبول ہے۔ چنانچہ علامہ ابن الھمامؒ فرماتے ہیں؛

إِنَّ الْإِيجَابَ هُوَ نَفْسُ الصِّيغَةِ الصَّالِحَةِ لِتِلْكَ الْإِفَادَةِ بِقَيْدِ كَوْنِهَا أَوَّلًا وَالْقَبُولُ هِيَ بِقَيْدِ وُقُوعِهَا ثَانِيًا مِنْ أَيِّ جَانِبٍ كَانَ كُلٌّ مِنْهُمَا[6]

فقہاء کے درمیان اس تعریف میں موجود اختلاف کوئی اساسی نہیں بلکہ محض رسمی ہے کیونکہ ایجاب پہلے ہو یا بعد میں دونوں صورتوں میں مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔

الیکٹرانک ایجاب اور قبول:

الیکٹرانک عقد:

الیکٹرانک عقد کی مختلف تعریفیں کی گئی ہیں۔

اقوام متحدہ کے کمیشن برائے بین الاقوامی تجارتی قانون نے الیکٹرانک عقد کی تعریف یوں کی ہے؛

In the context of contract formation, unless otherwise agreed by the parties, an offer and the acceptance of an offer may be expressed by means of data messages.[7]

بعض معاصر علماء نے الیکٹرانک عقد کی تعریف یوں کی ہے؛

ایسا عقد ہے جس میں ایجاب اور قبول الیکٹرانک ذرائع سے ممکن ہو۔[8]

الیکٹرانک عقد میں ایجاب کی مختلف صورتیں:

الیکٹرانک عقد میں ایجاب کی کئی صورتیں ہیں جو عقد کے طریقہ کار کے فرق سے مختلف ہوتی ہیں۔

1۔ فریقین براہ راست انٹرنیٹ کے ذریعے بات چیت کر رہے ہوں تو ایک فریق کا دوسرے فریق کو زبانی طور پر معاہدے کی پیشکش کرنا ایجاب کہلاتا ہے۔

2۔ الیکٹرانک نیلامی میں نیلام کنندہ انٹرنیٹ کے ذریعے اپنی بولی پیش کرتا ہے جو اس کی طرف سے ایجاب ہے۔

3۔ ای میل کی صورت میں میں ایک فریق دوسرے فریق کو ای میل بھیجتا ہے جس میں پیشکش ہوتی ہے اور مبیع کی تفصیلات ہوتی ہیں۔ یہی پیشکش ایجاب کہلاتا ہے۔

ایمازون کے عقد میں ایجاب:

ایمازون اپنی ویب سائٹس پر مختلف اشیاء پیش کرتا ہے۔ جہاں اُن اشیاء کی مکمل معلومات فراہم کی جاتی ہیں مثلاً اُن اشیاء کی نوعیت، حالت، قیمت وغیرہ۔ اسی طرح اُن اشیاء کی تصاویر بھی فراہم کی ہوئی ہوتی ہیں جس سے خریدار کو ان اشیاء کو دیکھنے اور موقع ملتا ہے۔ ایمازون کا اس طرح اپنی پراڈکٹ کو پیش کرنا ایجاب ہے۔

ایمازون کے عقد میں ایجاب کی فقہی تکییف:

ایمازون کے عقد میں ایجاب عمومی ہوتا ہے یعنی ہر شخص کے لیے ہوتا ہے دیکھنا یہ ہوگا کہ کیا ایمازون کا پراڈکٹ پیش کرنا حقیقی ایجاب ہے؟

معاصر علماء ایمازون اور اسی دیگر الیکٹرانک عقد کے ایجاب کے بارے میں دو موقف رکھتے ہیں۔

پہلا موقف:

بعض علماء کا کہنا ہے کہ ایمازون وغیرہ کسی ویب سائٹ پر محض پراڈکٹ اور اس کی قیمت کا دکھانا ایجاب نہیں سمجھا جاتا بلکہ یہ مذاکرات کی دعوت اور محض ایک اشتہار ہے جیسے کہ کسی بھی تجارتی اشتہار کی نوعیت ہوتی ہے۔ یہ حضرات کہتے ہیں کہ انٹرنیٹ پر خریداری کے مراحل میں خریدار ایک مرحلے سے دوسرے مرحلے میں منتقل ہوتا ہے اور آخر میں عقد یا تو قبول کیا جاتا ہے یا مسترد۔ اگر پراڈکٹ کا دکھانا مکمل ایجاب ہوتا تو ان مختلف مراحل کی ضرورت نہ ہوتی۔[9]

دوسرا موقف:

دوسرے علماء کا موقف ہے کہ ویب سائٹ پر پراڈکٹ کی تصویر اور اس کی قیمت کے ساتھ دکھانا ایک مکمل ایجاب ہے۔ کہتے ہیں کہ الیکٹرانک ایجاب کسی اسٹور کے شیلف کی طرح ہے جس میں فروخت کی جانے والی چیز اور اس کی قیمت ہوتی ہے۔ اسی طرح ویب سائٹ پر بھی پراڈکٹ اور اس کی قیمت دکھائی جاتی ہے اس لیے یہ ایک مکمل ایجاب شمار ہوتا ہے۔[10]

ایمازون چونکہ اپنی پراڈکٹ ہر شخص کے لیے پیش کرتا ہے تو گویا اس کا ایجاب عمومی ہے تو کیا شریعت میں عمومی ایجاب کی اجازت ہے؟

مالکیہ نے عمومی ایجاب پر بحث کی ہے، چنانچہ حاشیہ دسوقی میں ہے

مَنْ أَتَانِي بِعَشَرَةٍ فَهِيَ لَهُ فَأَتَاهُ رَجُلٌ بِذَلِكَ إنْ سَمِعَ كَلَامَهُ أَوْ بَلَغَهُ فَالْبَيْعُ لَازِمٌ وَلَيْسَ لِلْبَائِعِ مَنْعُهُ، وَإِنْ لَمْ

يَسْمَعْهُ وَلَا بَلَغَهُ فَلَا شَيْءَ لَهُ[11]

یعنی بائع کہے کہ جو شخص میرے پاس دس (درہم) لے کر آئے تو یہ چیز اس کی ہو جائے گی۔ پھر ایک شخص وہ رقم لے کر آیا تو اگر اس نے یہ بات (پہلے) سن لی تھی یا اسے یہ بات پہنچا دی گئی تھی تو بیع لازم ہو جائے گی اور بائع کے لیے اسے منع کرنے کا حق نہیں ہوگا۔ لیکن اگر نہ تو اس نے یہ بات سنی ہو اور نہ ہی اسے یہ بات پہنچائی گئی ہو تو اس شخص کے لیے کوئی حق نہیں ہوگا۔

اس عبارت سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ ایجاب کا مخصوص افراد کے لیے ہونا ضروری نہیں بلکہ ایجاب عمومی بھی ہو سکتا ہے بشرطیکہ معاہدے کی بنیادی شرائط واضح ہوں لہٰذا ایمازون کا اپنی پراڈکٹ پیش کرنا ہی ایجاب ہے۔

ایمازون کے عقد کی فقہی تکییف:

ایمازون کے عقد میں متعاقدین کا حاضر ہونا:

ایمازون کے عقد میں متعاقدین کا ایک مجلس میں ہونا ممکن نہیں تو کیا شریعت اسلامی میں اتحادِ مجلس لازم ہے اس مسئلہ میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے۔ احناف، مالکیہ اور حنابلہ کا کہنا ہے کہ عقد کی مجلس ایک مخصوص مقام ہے یعنی ایجاب اور قبول کا ایک ہی جگہ پر ہونا ضروری ہے۔ اگر مقام مختلف ہو جائے تو عقد نہیں ہوگا۔ اس لیے عقد کے انعقاد کے لیے جگہ کا اتحاد ضروری سمجھا جاتا ہے۔[12] جبکہ شوافع اور بعض احناف کا موقف یہ ہے کہ عقد کی مجلس ایک زمانی اکائی ہے اور ایجاب و قبول کے لیے جگہ کے اتحاد کی ضرورت نہیں ہے۔ حتیٰ کہ اگر دونوں فریق چلتے چلتے عقد کریں اور گفتگو کا دوسرا مقام پہلے مقام سے مختلف ہو تو عقد صحیح ہوگا اور لازم ہوگا۔ اس لیے عقد کی مجلس میں جو چیز اہم ہے وہ زمان کا اتحاد ہے یعنی وہ مدت جس میں دونوں فریق معاہدے میں مصروف رہتے ہیں۔[13] بعض حنابلہ کا رجحان اس طرف ہے کہ مجلس عقد ایک خاص ہیئت اور صورت رکھتی ہے گویا کہ ان کے ہاں متعاقدین کا عقد میں مصروف ہونا ضروری ہے۔[14]

مذکورہ بالا تین موقفوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مجلسِ عقد میں تین عناصر شامل ہوتے ہیں یعنی جگہ، وقت کی مدت، اور دونوں فریقین کا معاہدے میں مصروف ہونا۔ اسی بنیاد پر معاصر علماء میں یہ اختلاف پایا جاتا ہے کہ کیا الیکٹرانک عقد موجودہ فریقین کے درمیان ہوتا ہے یا یہ ایسے فریقین کے درمیان ہوتا ہے جو غائب ہوتے ہیں؟ تو اس میں بھی معاصر علماء کی مختلف رائے پائی جاتی ہیں۔

پہلی رائے:

الیکٹرانک عقد ایسے فریقین کے درمیان ہوتا ہے جن کے ایجاب اور قبول کے درمیان کوئی زمانی فاصلہ نہیں ہوتا جیسا کہ دونوں فریق ایک ہی جگہ پر بغیر دیواروں کے بیٹھے ہوں اور اس طرح ایجاب اور قبول کا وقت متحد ہو جاتا ہے کیونکہ الیکٹرانک عقد میں فریقین کے درمیان جگہ کے فرق کا تصور موجود نہیں ہے۔ انٹرنیٹ اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ایک ہی وقت میں کئی افراد مختلف ممالک سے اس کا استعمال کریں۔ اگرچہ متعاقدین کے درمیان جسمانی ملاقات کا فقدان ہے لیکن انٹرنیٹ کے ذریعے ایک مجازی ملاقات پائی جاتی ہے۔ اسی طرح الیکٹرانک عقد میں ایجاب کرنے والی کی رضامندی موجود ہے اور عقد کی تمام باتوں پر فوری وضاحت اور تفصیل پیش کرنے کی سہولت موجود ہے جس کے ذریعے ایجاب اور قبول کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں

رہتا۔[15]

دوسری رائے:

الیکٹرانک عقد دو ایسے فریقین کے درمیان ہوتا ہے جو زمانی اور مکانی لحاظ سے غائب ہوتے ہیں جہاں ڈیوائس ایک قاصد کی حیثیت سے ایجاب اس شخص تک پہنچاتی ہے جس کی طرف بھیجا جاتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مجلسِ عقد کے دو ارکان ہوتے ہیں ایک مادی رکن یعنی مکان اور دوسرا معنوی رکن یعنی زمان۔ ہر ایک رکن کے لئے مختلف احکام شرائط اور اثرات ہوتے ہیں۔ اگر مجلس کو صرف ایک رکن تک محدود کر دیا جائے تو اس کے نتیجے میں بہت سی چیزوں میں خرابی پیدا ہو سکتی ہے۔[16]

تیسری رائے:

الیکٹرانک عقد ایسے عقد کی طرح نہیں ہے کہ جس میں متعاقدین مجلس میں موجود ہوں اور نہ ہی اس عقد کی طرح ہے جس میں متعاقدین غائب ہوں بلکہ یہ ایک لحاظ سے مجلس میں موجود فریقین کے درمیان عقد ہے کیونکہ اس میں ایجاب اور قبول کے درمیان کوئی زمانی فرق فاصلہ نہیں اور ایک لحاظ سے غائبین کے عقد کی طرح ہے کہ ان کے درمیان مکانی فاصلہ موجود ہے کیونکہ ایجاب اور قبول کرنے والے ایک ہی جگہ پر موجود نہیں ہوتے۔[17]

پہلی رائے اقرب الی الصواب ہے کیونکہ یہ ایک ایسا عقد ہے جس میں ایجاب و قبول کا وقت ایک ہی ہے کیونکہ قبول کے اظہار اور اسے معلوم ہونے میں کوئی وقت کا وقفہ نہیں ہے۔ البتہ ایک مکانی فاصلہ موجود ہے کیونکہ قبول کرنے والا اور ایجاب کرنے والا دو مختلف مقامات پر ہیں لیکن مکانی فاصلہ مانع عقد نہیں جیسا کہ علامہ نووی فرماتے ہیں؛

لَوْ تَنَادَيَا مُتَبَاعِدَيْنِ وَتَبَايَعَا صَحَّ الْبَيْعُ[18]

اسی طرح علامہ مرداوی حنبلی فرماتے ہیں؛

ولو أقاما في مَجْلِسٍ، وبُنِيَ بيْنَهما حاجِزٌ مِن حائطٍ أو غيرِه، لم يُعَدَّ تَفَرُّقًا[19]

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ ایمازون کا عقد درست ہے اگرچہ اس میں متعاقدین کے درمیان ایک مکانی بعد ہے لیکن زمانی اتحاد موجود ہے۔

ایمازون کے عقد میں معقود علیہ کا موجود ہونا:

ایمازون کے عقد میں مبیع کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ مبیع کا کوئی فزیکل جسم نہ ہو بلکہ آن لائن ہی موجود ہو جیسا کہ مختلف سافٹ ویئر وغیرہ۔ اس صورت میں مبیع مشتری کے کمپیوٹر میں فوراً منتقل ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا اس عقد میں مبیع مجلسِ عقد میں ہی موجود ہوئی۔

دوسری صورت یہ ہے کہ مبیع وہ چیز ہو جو مجلسِ عقد میں موجود نہ ہو جیسا کہ اشیائے خورد و نوش، الیکٹرانک کے آلات وغیرہ تو اس صورت میں اس بیع کو بیع الغائب ، برنامج پر بیع (تحریری دستاویز کی بنیاد پر بیع) پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ اور مثلی اشیاء میں بیع الانموذج (نمونے کی بنیاد پر بیع) پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔

احناف، مالکیہ اور ایک روایت میں حنابلہ[20] کا موقف ہے کہ بیع الغائب صحیح ہے اور مشتری کو خیارِ رؤیت حاصل ہو گا۔

بر نامج پر بیع[21] مالکیہ جواز کے قائل ہیں جبکہ شوافع عدم جواز کے قائل ہیں۔[22] اسی طرح بیع انموذج کے بارے میں احناف، مالکیہ اور ایک روایت میں حنابلہ[23] جواز کے قائل ہیں جبکہ شوافع کا موقف یہ ہے کہ اگر جو نمونہ دیکھائے اور وہ نمونہ بیع میں شامل ہو تو بیع درست ہے ورنہ درست نہیں۔[24]

ایمازون کے عقد کا حکم:

اگر مالکیہ کے بیان کردہ بیع علی البرنامج (تحریری دستاویز کی بنیاد پر بیع) پر غور کیا جائے تو اس کو الیکٹرانک کیٹلاگز کے ذریعے خرید و فروخت کے ساتھ کافی مماثلت حاصل ہے۔ اس قسم کی بیع میں مصنوعات کے متعلق تمام تفصیلات اور اوصاف کو ایک دستاویز میں تحریر کیا گیا ہوتا ہے تاکہ خریدار کو آگاہ کیا جا سکے اور انہی اوصاف کی بنیاد پر معاہدہ طے کیا جائے۔ یہی اصول الیکٹرانک کیٹلاگز پر بھی لاگو ہوتا ہے جہاں اشیاء کی تفصیلات کو کیٹلاگ میں شامل کیا جاتا ہے تاکہ معاہدے کے لیے ایک بنیاد فراہم کی جا سکے۔

خلاصہ یہ کہ ایمازون کے عقد کو بیع الغائب اور بیع برنامج میں شامل کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ دونوں صورتیں ان معاہدات کی شرعی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ اس قیاس کے تحت یہ عقد جائز ہوگا بشرطیکہ خریدار کو خیار رؤیت یا دیگر شرعی و قانونی حقوق حاصل ہوں۔

نتائج:

مذکورہ بالا بحث سے درج ذیل نتائج حاصل ہوئے ہیں۔

1. ایمازون میں ایجاب و قبول کا عمل شرعی اصولوں سے مطابقت رکھتا ہے، بشرطیکہ ان معاہدات میں شرائط اور معاہدے کی نوعیت واضح ہو۔
2. ایمازون میں ایجاب عمومی ہوتا ہے، جیسا کہ ویب سائٹ پر اشیاء کی تفصیلات اور قیمت فراہم کرنا جبکہ خریدار کا آرڈر دینا قبول کہلاتا ہے۔
3. فقہاء کی اکثریت خاص طور پر احناف، مالکیہ اور حنابلہ ایجاب و قبول میں مکانی فاصلے کو مانع نہیں سمجھتی بشرطیکہ زمانی اتحاد برقرار رہے۔
4. ایمازون کے عقد کو فقہی طور پر بیع الغائب اور بیع برنامج میں شامل کیا جا سکتا ہے۔
5. ایمازون کے عقود میں معقود علیہ (مبیع) کی دو صورتیں ہیں:

غیر مادی اشیاء (مثلاً سافٹ ویئر): یہ مجلسِ عقد میں موجود ہوتی ہیں کیونکہ وہ فوری طور پر خریدار کو منتقل ہو جاتی ہیں۔

مادی اشیاء (مثلاً الیکٹرانک آلات وغیرہ): یہ مجلسِ عقد میں موجود نہیں ہوتیں اور انہیں بیع الغائب یا بیع النموذج پر قیاس کیا جاتا ہے جو شریعت کی رو سے جائز ہے بشرطیکہ خریدار کو خیار رؤیت حاصل ہو۔

6. مالکیہ کے نزدیک بیع علی البرنامج (تحریری دستاویز پر بیع) جائز ہے اور الیکٹرانک کیٹلاگز کے ذریعے خرید و فروخت کو اسی اصول پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔

سفارشات:

اس آرٹیکل کے آخر میں درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں۔

1. فقہاء کی اکثریت کے مطابق، ایمازون جیسے آن لائن عقود شرعی اصولوں سے ہم آہنگ ہیں۔ سکالرز کو چاہیے کہ الیکٹرانک تجارت کے لیے واضح رہنما اصول ترتیب دیں تاکہ خریداروں اور فروخت کنندگان کے لیے اسلامی احکام کی پاسداری آسان ہو
2. خریدار کو یہ حق دیا جائے کہ وہ مبیع کو وصول کرنے کے بعد اس کی صفات اور تفصیلات کو جانچ سکے۔ اگر اشیاء پیکنگ پر درج تفصیلات کے مطابق نہ ہوں تو خریدار کو معاہدہ منسوخ کرنے کا حق حاصل ہو۔
3. شریعت کی روشنی میں بیع الانموذج اور بیع علی البرنامج کے اصولوں پر مبنی ایک معیاری فریم ورک تیار کیا جائے تاکہ الیکٹرانک تجارت میں شرعی تقاضے پورے کیے جا سکیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

1 زبیدی، محمد بن محمد مرتضیٰ، تاج العروس من جواہر القاموس، مادہ: عقد، ناشر دار الھدایۃ، بیروت، ج:8، ص:394

2مجلۃالاحکام العدلیۃ، محقق: نجیب ھواوینی، نور محمد کارخانہ تجارتِ کتب، کراچی، ص:29،مادہ نمبر103

3 ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر بیروت، س ط:1414ھ، ص:793، ج:1

4 المعجم الوسیط، باب القاف، دار الدعوۃ، بیروت۔، ج:2، ص:712

5 الحطاب، محمد بن محمد، مواھب الجلیل، دارالفکر، بیروت سن اشاعت:1412بمطابق1992، ج:4، ص:278/ شربینی، محمد بن احمد الخطیب، مغنی المحتاج، دار الکتب العلمیۃ، س ط:1415، ج:2، ص:357

6 ابن الھمام، کمال الدین محمد بن عبد الواحد، فتح القدیر، دار الفکر، بیروت، ج:3، ص:190

7 UNCITRAL Model Law on Electronic Commerce with Guide to Enactment 1996, Article No. 11

8 زھرانی، ڈاکٹر خالد بن عبد الرحمان، احکام التجارۃالالکترونیۃ فی الفقہ الاسلامی، دار الکنوز، ریاض، ص:245

9 احکام التجارۃالالکترونیۃ فی الفقہ الاسلامی، ص:54

10 تہامی، سامح عبد الوھاب، التعاقد عبر الانترنت، دار الکتب القانونیۃ، مصر، سن اشاعت:2008، ص:140

11 دسوقی، محمد بن احمد، حاشیہ دسوقی علی الشرح الکبیر، دار الفکر، بیروت، ج:3، ص:4

12الکاسانی، بدائع الصنائع، دار الکتب العلمیہ، بیروت، س ط:1406، ج:3، ص:،109/ مواھب الجلیل، ج:4، ص:240-241

13 فتح القدیر، ج:6، ص:254

14 فتح القدیر، ج:6، ص:254

15 تہامی، سامح عبد الوھاب، التعاقد عبر الانترنت، دار الکتب القانونیۃ، مصر، ص:214، سن اشاعت: 2008

16 الرملاوی، محمد سعید، التعاقد بالوسائل المستحدثۃ فی الفقہ الاسلامی، دار الفکر الجامعی، الاسکندرۃ، سن اشاعت: 2006، ص:146

17 التعاقد بالوسائل المستحدثۃ فی الفقہ الاسلامی، ص:146

18 نووی، روضۃ الطالبین، المکتب الاسلامی بیروت، س ط: 1412، ج:3، ص:440

19 المرداوی، علاء الدین علی بن سلیمان، الانصاف فی معرفۃ الراجح من الخلاف، تحقیق: د۔ عبد اللہ الترکی، ھجر للطباعۃ قاھرہ، مصر، س ط: 1415، ج:11، ص:274

20 الکاسانی، بدائع الصنائع، دار الکتب العلمیہ، بیروت، س ط: 1406، ج:5، ص:163 / مواہب الجلیل، ج:4، ص:297-298/ ابن قدامہ، المغنی، مکتبۃ القاھرہ، س ط: 1388، ج:3، ص:495

21 برنامج سے مراد وہ تحریر ہے جس میں مبیع کی صفات و تفصیلات لکھی ہوئی ہوتی ہیں۔

22 مواھب الجلیل، ج:4، ص:240-241/ شافعی، ابو عبد اللہ محمد بن إدریس، الأم، دار معرفہ، بیروت، سن اشاعت: 1410 بمطابق 1990، ج:7، ص:232

23 فتح القدیر، ج:6، ص:343/ مواھب الجلیل، ج:4، ص:278

24 نووی، یحیٰ ابن شرف، المجموع شرح المھذب، دار الفکر، بیروت، ج:9، ص:349